مولانا محمد اکرم مدنی
مدرس جامعہ سلفیہ

ترجمۃ القرآن

کفران نعمت کی سزا

﴿وضرب الله مثلا قرية كانت آمنة مطمئنة ياتيها رزقها رغدا من كل مكان فكفرت بانعم الله فاذا قها الله لباس الجوع والخوف بما كانوا يصنعون﴾ النحل:۱۱۲)

''اللہ تعالیٰ اس بستی کی مثال بیان فرماتا ہے جو پورے امن و اطمینان سے تھی۔ اس کی روزی اس کے پاس بافراغت ہر جگہ سے چلی آ رہی تھی۔ پھر اس نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا کفران (ناشکری) شروع کر دی تو اللہ تعالیٰ نے اسے بھوک اور ڈر کا مزہ چکھایا جو ان کے کرتوتوں کا بدلہ تھا۔''

قارئین کرام! مذکورہ بالا آیت کریمہ میں اکثر مفسرین کرام کے نزدیک ''قریہ'' سے مراد مکہ مکرمہ ہے۔ یعنی یہ بستی گرد و پیش کے علاقوں کی نسبت امن و امان اور اطمینان کا گہوارہ تھی۔ یہاں غلہ اور رزق کی ہر لحاظ سے فراوانی تھی۔ اہل مکہ کے لئے معاشی اور اقتصادی طور پر کسی قسم کی کوئی پریشانی نہیں تھی۔ بدحالی اور بدامنی اور خوف و ہراس کی جگہ امن و سکون کی زندگی تھی۔ جیسا کہ اللہ رب العزت نے سورۃ القصص میں ذکر فرمایا ہے' مشرکین اور کفار مکہ کہنے لگے؛ ﴿ان نتبع الهدى معك نتخطف من ارضنا. اولم نمكن لهم حرما آمنا يجبى اليه ثمرات كل شيء رزقا من لدنا ولكن اكثرهم لا يعلمون﴾ (القصص:۵۷)

''اگر ہم آپ کے ساتھ ہو کر ہدایت کے تابعدار بن جائیں تو ہم اپنے ملک سے اچک لئے جائیں۔ کیا ہم نے انہیں امن و امان اور حرم میں جگہ نہیں دی۔ جہاں تمام چیزوں کے پھل کھچے چلے آتے ہیں۔

(باقی صفحہ 48 پر)

ترجمۃ الحدیث

مفلس کون ہے......؟

﴿عن ابى هريرة رضى الله عنه ان رسول الله ﷺ قال اتدرون ما المفلس ؟ قالو المفلس فينا من لا درهم له ولا متاع فقال ان المفلس من امتى من ياتى يوم القيامة بصلاة و صيام و زكاة وياتى قد شتم هذاوقذف هذاواكل مال هذاوسفك دم هذا و ضرب هذا فيعطى هذامن حسناته و هذا من حسناته فان ففنيت حسناته قبل ان يقضى ماعليه اخذ من خطاياهم فطرحت عليه ثم طرح فى الناف﴾ رواہ مسلم' کتاب البر' باب تحریم الظلم)''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟ صحابہ نے عرض کیا ہم میں مفلس وہ شخص ہے' جس کے پاس (نقد) نہ کوئی درہم اور نہ کوئی ساز و سامان ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (نہیں بلکہ) میری امت میں سے مفلس وہ شخص ہے' جو قیامت کے دن نماز' روزے اور زکوۃ کے ساتھ آئے گا۔ (لیکن اس کے ساتھ ساتھ) وہ اس حال میں آئے گا کسی کو گالی دی ہوگی اور کسی پر بہتان تراشی کی ہوگی' کسی کا مال کھایا ہوگا' کسی کا خون بہایا ہوگا اور کسی کو مارا پیٹا ہو گا۔ پس ان (تمام مظلومین) کو اسکی نیکیاں دے دی جائیں گی (تاکہ ان پر کئے گئے ظلم کی تلافی ہو جائے) پس اگر اس کی نیکیاں ختم ہو گئیں' قبل اس کے کہ اس کے ذمے دوسروں کے حقوق ادا ہوں' تو ان کے گناہ لے کر اس پر ڈال دیئے جائیں گے۔ پھر اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ کیونکہ نیکیوں سے اس کا دامن بالکل خالی ہو جائے گا۔''

(باقی صفحہ 21 پر)